(۳) امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ کا سانحہ ارتحال

حضرت مولانا محمد نافع صاحبؒ، حضرت مولانا مجاہد خان صاحبؒ اور حضرت مولانا جمشید صاحبؒ کی رحلتوں کے بعد آج یکم فروری ۲۰۱۵ء شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی کے انتقال پر علمی دنیا کو ایک اور بڑے دھچکے کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ان للہ ما اخذ وما اعطی فلنصبر ولنحتسب۔اللھم اغفرہ وارحمہ۔

بچھڑا کچھ اس ادا سے کہ رُت ہی بدل گئی اک شخص سارے شہر کو ویراں کر گیا

اہل علم و عرفان کا یکے بعد دیگرے اٹھنا علامات قیامت میں سے ایک ہے۔علمائے کرام ملت مسلمہ کے نظریات وعقائد اور اسلامی اقدار و روایات کے پاسباں اور امین ہوتے ہیں۔ان کا وجود امت کی تقویت کا ذریعہ ہوتا ہے۔اہل کفر و باطل مسلمانوں کے نظریاتی اور علمی و عملی سرحدوں پر ہر وقت حملہ آور ہوتے ہیں، اور جب ان سرحدوں پر انہیں محاذ آرائی کرنے والے اسلامی سپوتوں (علمائے کرام) کی کمی کا علم ہو تو اس سے اُن کی خوشی کی کوئی انتہاء نہیں رہتی۔یہی وجہ ہے کہ آج مغرب ان پاسبانوں اور ان کے قلعوں (مدارس) کے خلاف یک جان ہو کر نبرد آزما نظر آتے ہیں۔حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحبؒ کندیاں شریف کے بعد حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی مجلس تحفظ ختم نبوت کی امارت کی ذمہ داری نبھا رہے تھے۔قادیانیت کا فتنہ جو پاکستان سمیت پوری دنیا میں ماحول کو زہر آلود بنا رہا ہے اس زہر کے مسموم اثرات سے لوگوں کو محفوظ رکھنے کے لئے مجلس تحفظ ختم نبوت کا پلیٹ فارم پوری دنیا میں سرگرم عمل ہے۔اس کے امیر کی رحلت ان نازک حالات میں بہت بڑا سانحہ ہے۔

آپ ۵ جون ۱۹۳۴ء کو سلیم پور گاؤں کے آرائیں قوم کے دیندار گھرانے میں حافظ محمد یوسف کے ہاں پیدا ہوئے۔عصری تعلیم کا آغاز مقامی ہائی سکول میں کیا۔آپکا خاندان ۱۹۴۷ء میں تقسیم ہند پر پاکستان ہجرت کر کے شورکوٹ میں قیام پذیر ہوا، مڈل تک یہاں تعلیم پانے کے بعد دینی تعلیم کی ابتداء ۱۹۴۹ء میں دارالعلوم ٹوبہ ٹیک سنگھ سے کی۔ازاں بعد علمی خوشہ چینی کیلئے مدرسہ اشرف الرشید فیصل آباد میں داخلہ لیا پھر مدرسہ قاسم العلوم ملتان میں حدیث میں حضرت مولانا عبدالخالقؒ اور حضرت مولانا مفتی محمودؒ سے کسب فیض پایا۔۱۹۵۵ء میں قاسم العلوم ملتان سے فراغت حدیث حاصل کرنے کے بعد آپ تدریسی لائن سے اس طرح جڑ گئے کہ اس رشتے کو تادم مرگ نبھائے رکھا۔تدریس کی ابتداء جامعہ نعمانیہ کمالیہ سے کی،

ایک سال تک وہاں پڑھانے کے بعد آپ کو اپنی مادر علمی قاسم العلوم سے بلاوا آیا تو وہاں مصروف درس ہوئے۔ آپ نے تشنگان علوم نبوت کی پیاس بجھانے کیلئے پندرہ برس تک اپنے استاد حضرت مولانا عبدالخالقؒ کے قائم کردہ دارالعلوم عیدگاہ کبیر والا میں بھی خدمات انجام دیں۔ آپ کا درس نہایت آسان، دلنشین اور عام فہم ہوتا تھا۔ جب کسی موضوع پر بولتے تو معلومات کا ایک خزانہ موجزن ہوتا۔ شیخ سعدی کے اشعار حسب ضرورت زیادہ تر تلامذہ اور سامعین کو سناتے تھے۔

آج جامعہ اسلامیہ کہروڑ پکا کی مسند حدیث مولانا کی رحلت پر زبان حال سے تعزیت و ماتم کناں نظر آ رہی ہے۔ ۴۲ برس تک آپ وہاں علمی روشنی بکھیرتے رہے بلکہ آج اگر پاکستان کے ممتاز اداروں میں یہ ادارہ نمایاں نظر آ رہا ہے تو یہ مولانا لدھیانوی مرحوم کی ہی کاوشوں کا نتیجہ ہے۔ آپ کا انتقال بھی اسی برس (عیسوی اعتبار سے) کی عمر میں یکم فروری بروز اتوار ۱۱/ ربیع الثانی ۱۴۳۶ھ کو ملتان میں دینی مدارس و مساجد کے تحفظ کے سلسلے میں وفاق کی طرف سے منعقدہ کنونشن میں شرکت کے دوران حرکت القلب بند ہونے سے ہوا۔ اس طرح مسجد و مدرسہ کی حفاظت جیسے عظیم کام میں آپ کا آخری عمل بھی ثابت ہوا۔ تحشرون کما تموتون کی روایت کے موافق کل روز قیامت بھی آپ اسی عظیم کام میں مگن ہوکر اٹھیں گے۔ ایسی ہی قابل رشک موت کا ہر مسلمان متمنی ہوتا ہے۔ ذلك فضل الله يوتيه من يشاء

سن تو سہی جہاں میں ہے تیرا فسانہ کیا
کہتی ہے تجھ کو خلق خدا غائبانہ کیا

آپکی کوئی اولاد نہ تھی تاہم آپ کے ہزاروں روحانی فرزند (تلامذہ) آپکے لیے صدقات جاریات ہیں۔

جامعہ دارالعلوم حقانیہ میں ان کی مغفرت اور رفع درجات کے لئے فاتحہ خوانی کی گئی جس میں حضرت مہتمم مولانا سمیع الحق صاحب نے مرحوم کے فضائل و مناقب اور ان کی علمی و دینی خدمات پر روشنی ڈالی۔

مولانا مرحوم کا جامعہ دارالعلوم حقانیہ' دادا جان شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق رحمہ اللہ اور تایا جان حضرت مولانا سمیع الحق صاحب کے ساتھ اچھے روابط تھے۔ نفاذ شریعت کی جدوجہد میں وہ ہمیشہ اپنی تائید و تصویب، دعاؤں اور رہنمائی سے نوازتے تھے اور وہ وقتاً فوقتاً اس سلسلے میں خط و کتابت بھی کرتے تھے۔

آپکا جنازہ بقیۃ السلف شیخ الحدیث مولانا سلیم اللہ خان فاضل دیوبند و صدر وفاق المدارس العربیہ کی امامت میں ادا کیا گیا جس میں اخباری اطلاعات کے مطابق ایک لاکھ افراد نے شرکت کیں۔